© rasailojaraid.com

آداب طعام اور ان کی معنویت

(سید جلال الدین عمری)

کھانے سے پہلے وضو

حدیث شریف میں آتا ہے۔

بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده[1] — کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی وضو ہو اور اس کے بعد بھی۔

کھانے سے پہلے وضو کا محسوس فائدہ یہ ہے کہ اس سے مونہہ اور ہاتھ جن سے کھانے میں مدد لی جاتی ہے دھل جاتے ہیں۔ یہ صحت کے پہلو سے ضروری ہے تاکہ غذا کے ساتھ گندگی پیٹ میں نہ جانے پائے، وضو میں بعض اور اعضاء بھی دھلتے ہیں ان کا بظاہر کھانے سے تعلق نہیں ہے یہ وہ اعضاء ہیں جو بالعموم کھلے رہتے ہیں اور کام کاج میں میلے ہوتے ہیں۔ ان کا دھونا مشکل نہیں ہے۔ وہ بھی اگر کھانے سے پہلے دھل جائیں تو ایک طرح کی تازگی اور نشاط کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، کھانے کی طرف رغبت بڑھتی ہے اور جسم پر اس کے خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

وضو کا اصل فائدہ روحانی ہے۔ اس کے ذریعہ خدا سے تعلق پیدا ہوتا اور یہ احساس ابھرتا ہے کہ غذا سے ملنے والی طاقت و توانائی کو خدا کی عبادت میں صرف ہونا چاہیئے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ کھانا اگر اس مقصد سے ہو کہ دینی کاموں میں استعانت حاصل کی جائے تو یہ عبادت ہے اس لیے اس کا حق ہے کہ نماز سے پہلے جس طرح وضو کیا جاتا ہے اسی طرح کھانے سے پہلے وضو کیا جائے[2]

---

[1] ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی غسل الید قبل الطعام۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ترمذی اس کے ایک راوی قیس بن ربیع کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ویضعف فی الحدیث یعنی وہ روایت حدیث میں کمزور مانا جاتا ہے۔ الواب الاطعمہ، باب الوضوء قبل الطعام وبعدہ

[2] احیاء علوم الدین : ۳/۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر وضو کے کھانا تناول فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے فارغ ہو کر پہاڑ کی گھاٹی سے نکلے، ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں رکھی تھی، ہم نے دعوت دی، آپ شریک ہو گئے اور پانی استعمال نہیں فرمایا[1]

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہاتھ میں گندگی نہ ہو اور وہ صاف ہو تو کسی چیز کے کھانے کے لیے اسے دھونا ضروری نہیں ہے۔ بغیر ہاتھ دھوئے بھی کھایا جا سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر تشریف لائے، آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ وضو کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ کیا مجھے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں[2]

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ علماء کا اجماع ہے کہ کھانے کے لیے وضو ضروری نہیں ہے، جس شخص کا وضو نہیں ہے وہ کھا پی سکتا ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے[3]

اوپر کی جس حدیث میں کھانے سے پہلے وضو کا ذکر ہے اس کی سند کم زور ہے لیکن اگر اسے نظر انداز کر دیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ بغیر وضو کے کھانا پینا ناجائز تو نہیں ہے البتہ وضو کو پسندیدہ یا مستحب کہا جا سکتا ہے۔ اس حدیث میں اور اس کے علاوہ بعض اور احادیث میں کھانے کے بعد بھی وضو کا ذکر ہے لیکن اس کی فقہی اور قانونی حیثیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اس پر مضمون کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے بحث آرہی ہے۔

کھانے کے بعد مونھہ اور ہاتھ صاف کرنا

کھانے کے بعد منہ اور ہاتھ کی صفائی ضروری ہے۔ ہاتھ صاف نہ ہو تو اس پر گندگی جمع ہوگی اور جلد متاثر ہوگی۔ منہ کی صفائی میں بے احتیاطی سے دانتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسلام ان سب باتوں کو اہمیت دیتا ہے۔ خاص طور پر رات کے کھانے کے بعد صفائی کے اہتمام کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الشیطان حساس لحاس فاحذروہ	بے شک شیطان بڑا احساس اور چاٹنے والا
علی انفسکم من بات وفی یدہ ریح غمر	ہے۔ جس شخص کے ہاتھ میں رات کو سونے

---

[1] ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی طعام الفجاء

[2] مسلم، کتاب الحیض، باب جواز اکل المحدث الطعام

[3] نووی، شرح مسلم ج ۲ جزء ۴ ص ۶۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاصابہ شیءٌ فلا یلومنّ الا نفسہ [1] وقت گوشت کی بو موجود ہوا ور اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اپنے آپ ہی ملامت کرے۔

اس میں کھانے کے بعد ہاتھ صاف کیے بغیر سونے سے منع کیا گیا ہے اور اس کے ممکنہ نقصان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کھانے کی بو ہاتھ میں رہ جائے تو کوئی کیڑا مکوڑا کاٹ سکتا ہے۔ اس طرح کی کوئی تکلیف پہنچے تو آدمی کو اپنے ہی اوپر ملامت کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ سراسر اس کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اس میں کسی اور کا دخل نہیں ہے۔ ہاتھ پر میل اور چکنائی کے جمع رہنے سے جراثیم پرورش پا سکتے ہیں۔ اس سے جلدی امراض کا خطرہ رہتا ہے۔

رات کو منہ ہاتھ دھو کر اور دانت صاف کر کے سونا طبی لحاظ سے کئی پہلوؤں سے مفید ہے۔ یہ شریعت کے منشا کے بھی عین مطابق ہے۔ ان احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کی بہتر اور جامع شکل وضو ہے۔ حدیث میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ آدمی وضو کے ساتھ اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سوئے [2]

---

[1] ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب غسل الید من الطعام

[2] حضرت براء بن عازبؓ کی روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذا اتیت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلٰوۃ ثم اضطجع علی شقك الایمن ثم قل اللھم اسلمت وجھی الیك والجأت ظھری الیك رغبۃ ورھبۃ الیك لا ملجا ولا منجا الا الیك اللھم امنت بکتابك الذی انزلت وبنبیك الذی ارسلت فان مت من لیلتك فانت علی الفطرۃ واجعلھن اخر ما تتکلم۔ بخاری کتاب الوضوء باب فضل من بات علی الوضوء، مسلم، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند النوم۔ (اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرا مطیع و فرمانبردار بنا دیا ہے اپنا معاملہ تیرے حوالہ کر دیا ہے، تجھ پر تکیہ اور بھروسہ کیا ہے۔ تیرے ثواب کی امید بھی ہے اور تیرے عذاب کا خوف بھی لگا ہے، تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور کوئی جائے نجات نہیں ہے۔ پناہ ملے گی تو تیرے ہی دامن میں ملے گی۔ میں ایمان لاتا ہوں تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل کی ہے، تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے (فرمایا) رات میں تمہاری گفتگو اسی دعا پر ختم ہو۔ اگر اس رات میں تمہاری موت واقع ہو جائے تو تم فطرت یعنی اسلام پر مرو گے ایک روایت میں ہے کہ اگر تم زندہ اٹھے تو خیر (بھلائی) نصیب ہوگی۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کے کلمات دہرائے تاکہ وہ یاد ہو جائے۔ آخر میں "برسولك الذی ارسلت" کہا تو آپ نے فرمایا: نہیں "بنبیك الذی ارسلت" کہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو صحابہ کرامؓ حرز جان بنائے رکھتے تھے۔ اس روایت سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بعض باتیں صحابہ کرامؓ کو اپنے خاص الفاظ میں بھی یاد کرائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تین انگلیوں سے کھانا

حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل بثلاث اصابع ويلعق يده قبل ان يمسحها[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور اپنا ہاتھ (انگلیاں) صاف کرنے سے پہلے زبان سے چاٹ لیا کرتے تھے۔

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ تین انگلیوں سے مراد انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ہے[2]

یہ حدیث بتاتی ہے کہ کھانے میں ہاتھ کو کم سے کم آلودہ ہونا چاہیے۔ جو غذا تین انگلیوں سے کھائی جا سکتی ہے اس کے لیے پانچوں انگلیوں کا استعمال کرنا پاکی صفائی کے منافی ہے اور ذوق پر گراں گزرتا ہے۔

مسلم شریف میں اس مفہوم کی کئی روایتیں ہیں۔ ان کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں کہ ان سے متعدد سنتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا مستحب ہے۔ چوتھی اور پانچویں انگلی اس وقت استعمال کی جائے گی جب کہ ضرورت پیش آئے جیسے شوربا وغیرہ ہے کہ تین انگلیوں سے کھایا نہیں جا سکتا یا اسی طرح کا کوئی عذر ہو (جس میں تین سے زیادہ انگلیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں[3])

دسترخوان کا استعمال

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔

ما علمت النبي صلى الله عليه وسلم اكل على سكرجة قط ولا خبزله مرقق قط ولا اكل على خوان قط قيل لقتادة فعلى ما كانوا يأكلون قال على السفر[4]

مجھے نہیں معلوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹے پیالہ میں کھانا کھایا ہو۔ آپ کے لیے کبھی پتلی اور نرم و ملائم روٹی تیار کی گئی ہو اور آپ نے کھائی ہو) اور آپ نے کبھی خوان استعمال کیا ہو۔ حدیث کے راوی حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ اور آپ کے صحابہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ فرمایا دسترخوان پر۔

---

[1] مسلم، کتاب الاشربہ، باب لعق الاصابع۔ ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی المندیل

[2] فتح الباری: ۵۷۹/۹

[3] نووی: شرح مسلم ج ۵ جز ۱۳ ص ۲۰۳، ۲۰۴

[4] بخاری، کتاب الاطعمہ، باب الخبز المرقق والاکل علی الخوان والسفرۃ۔ نیز ملاحظہ ہو، باب ما کان النبیؐ واصحابہ یاکلون۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث میں " سکرجۃ " کا لفظ آیا ہے، جو چھوٹے پیالہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے عدم استعمال کے متعدد وجوہ بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کے دور میں اس کا رواج نہ تھا۔ دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اہل عرب اجتماعی طور پر اور مل جل کر ایک برتن میں کھانے کے عادی تھے۔ الگ الگ پیالوں میں کھانے کا رواج نہ تھا۔ ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ چھوٹے پیالے یا پیالیاں کھانے کے لیے نہیں بلکہ ایسی دواؤں یا جوارشات کے لیے استعمال کی جاتی تھیں جو ہاضم ہوں۔ وہ اس قدر پیٹ بھر کے کھانے کے عادی نہ تھے کہ ان کو دواؤں کی ضرورت پیش آتی [1]

حدیث میں کہا گیا ہے کہ آپ نے کبھی " خوان " استعمال نہیں فرمایا۔ " خوان اب ہر طرح کے دستر خوان کو کہا جاتا ہے لیکن یہاں ایک خاص قسم کے " خوان " کا ذکر ہے۔ اس کی شکل یہ تھی کہ تانبہ کے بڑے طبق یا سینی کو تانبہ ہی کی چوکی پر جڑ دیا جاتا تھا۔ اس پر پیالے ہوتے تھے تاکہ انواع و اقسام کے کھانے نکالے جاسکیں۔ یہ کافی بھاری ہوتا تھا ہے ایک سے ایک سے دو آدمی اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے تھے [2]

اس طرح کے خوان، دنیا دار اور عیش پرست اصحاب ثروت استعمال کرتے تھے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کی طرح کی زندگی گزار رہے تھے اس میں اس کی گنجائش نہ تھی۔ راوی حدیث قتادہ کہتے ہیں کہ وہ کھانے کے لیے " سفرہ " استعمال کرتے تھے۔ " سفرہ " عام دستر خوان کو کہا جاتا ہے۔ یہ بالعموم چمڑے کا ہوتا تھا۔ اسے فرش پر بچھا کر کھانا کھایا جاتا تھا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کھانے کے لیے تپائی یا چوکی وغیرہ استعمال کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب امام غزالی نے یہ دیا ہے کہ کھانا زمین پر رکھ کر کھانا یا زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا سنت سے قریب ہے۔ اس میں تواضع اور خاکساری بھی ہے۔ لیکن " مائدہ " (تپائی) یا اس جیسی اونچی چیز پر کھانا ممنوع یا مکروہ نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔ یہ بدعت بھی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوئی ہے، اسے بدعت نہیں کہا جاتا، بلکہ بدعت وہ ہے جو سنت ثابتہ کے خلاف ہو اور جو کسی امر شرعی کو ختم کر دے، جب کہ اس کی علت موجود ہو۔ بعض اوقات تو اسباب کے بدلنے پر نئی چیزیں ایجاد کرنی پڑتی ہیں۔ " مائدہ " صرف اس لیے ہے کہ کھانے کو ذرا اونچا رکھا جائے تاکہ کھانے میں آسانی ہو۔ اس طرح کی چیزوں میں کوئی کراہت نہیں ہے [3]

---

[1] فتح الباری : ۹/ ۵۲۰

[2] عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری : ۱۴۰/۲۱

[3] احیاء علوم الدین : ۲/ ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سے میز کرسی پر کھانے کا بھی جواز نکلتا ہے۔

دانتوں سے نوچ کر گوشت کھانا

کھانا ہاتھ سے کھانا اور اس طرح کھانا کہ زیادہ سے زیادہ لعاب دہن اس کے ساتھ پیٹ میں پہنچے ہضم میں معاون ہے۔ احادیث میں اس کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ حضرت صفوان بن امیہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انھسوا اللحم نھسا فانہ اھنأ وامرأ[1]

گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اس لیے کہ یہ زیادہ لذیذ اور ہضم میں معاون ہوتا ہے

ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

کنت اکل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ اللحم بیدی من العظم فقال ادن العظم من فیک فانہ اھنأ وامرأ[2]

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھا اپنے ہاتھ سے گوشت کو ہڈی سے الگ کر کے کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ہڈی کو اپنے منہ سے قریب کرو اور دانتوں سے گوشت نکال کر کھاؤ یہ زیادہ مزیدار اور ہضم میں بہتر ہے۔

یہ دونوں روایتیں سند کے لحاظ سے کمزور ہیں لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابن ابی عاصم نے بھی اسے حضرت صفوان سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن ہے[3]

اس کی حکمت واضح ہے۔ گوشت کو ہڈی سے دانتوں کے ذریعہ آسانی سے الگ کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانے میں دانتوں کا عمل بڑھ جاتا ہے اور لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نوک زبان پہلے ہی مرحلہ میں اس کی لذت بھی محسوس کرنے لگتی ہے۔

کھانے کے لیے چھری کا استعمال

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ

گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لیے

---

[1] ترمذی، ابواب الاطعمہ، باب ماجاء انھسوا اللحم نھسا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کے ایک راوی عبدالکریم پر محدثین نے جرح کی ہے۔

[2] ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل اللحم۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے۔

[3] فتح الباری: ۹ر۴۶۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من هنيع الاعاجم دانهسوه فا نه اهنأ و امرأ[1]

کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ اسے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ یہ زیادہ لذیذ بھی ہے اور جلد ہضم بھی ہوتا ہے۔

یہ حدیث کمزور ہے لیکن جہاں تک گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانے کا تعلق ہے اس کی تائید اوپر کی احادیث سے ہوتی ہے البتہ چھری کے استعمال کی ممانعت صحیح روایات کے خلاف ہے۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں بکری کا شانہ تھا۔ آپ اسے چھری سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں اذان ہو گئی۔ آپ نے چھری رکھ دی اور نماز کے لیے تیار ہو گئے۔ وضو نہیں فرمایا[2]

اس حدیث کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں۔

اس میں گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کا جواز ہے۔ گوشت سخت ہو یا اس کا ٹکڑا بڑا ہو تو اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ بلاوجہ چھری کا استعمال ناپسندیدہ ہے[3]

امام بغوی فرماتے ہیں۔

اہل علم نے اس بات کو پسندیدہ قرار دیا ہے کہ گوشت کو نوچ کر کھایا جائے اس میں تواضع اور کبر سے اجتناب اور دوری ہے۔ چھری سے کاٹ کر کھانا مباح ہے[4]

علامہ ابن حزم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چھری سے کاٹ کر گوشت کھانا پسندیدہ ہے۔ اسی طرح چھری سے کاٹ کر روٹی کھانا بھی ناپسندیدہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس سلسلہ میں کوئی صریح ممانعت نہیں آئی ہے[5]

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کی روایت ہے کہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری طلب فرمائی اور اللہ کا نام لے کر اسے کاٹا[6]

---

[1] ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل اللحم۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث قوی نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس کے ایک راوی ابو معشر نے بہت سی منکر احادیث روایت کی ہے یہ انہی میں سے ایک ہے۔ اس مفہوم کی ایک روایت طبرانی میں ہے لیکن اس کے ایک ایک راوی عباد بن کثیر کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ۱۵۷/۱۷

[2] بخاری، کتاب الاطعمہ، باب قطع اللحم بالسکین۔ مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء مما مست النار

[3] شرح مسلم: جلد ۲ جزء ۴ صفحہ ۴۲ [4] بغوی: شرح السنہ ۲۹۸/۱۱ [5] عینی: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ۱۵۷/۱۷

[6] ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل الجبن۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفائی کے لیے صابن کا استعمال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں صابن کا ذکر نہیں ملتا۔ بعد میں اشنان کا استعمال شروع ہوا۔ اشنان ایک گھاس کا نام ہے جو صابن کی طرح میل کچیل دور کرتی اور کپڑے کو صاف کرتی ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ صاف کرنے کے لیے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا۔ امام غزالی فرماتے ہیں ہاتھ صاف کرنے کے لیے اشنان کا استعمال بدعت یا ناپسندیدہ نہیں پسندیدہ ہے۔ اس لیے کہ نظافت کے لیے غسل مستحب ہے۔ اشنان سے یہ مکمل طریقہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں، صحابہ کے دور میں اس کا استعمال نہیں ہوتا تھا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اس کے عادی نہ ہوں، یا یہ کہ یہ انہیں میسر ہی نہ رہی ہو اس کا بھی امکان ہے کہ وہ زیادہ اہم کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے اس کی طرف توجہ نہ دیتے ہوں۔ ان کی زندگی سادہ تھی۔ کھانے کے بعد وہ ہاتھ اپنے بازوں اور پیروں پہ پھیر لیتے تھے[1]

تولیہ کا استعمال

امام غزالیؒ نے صحابہ کرامؓ کی سادگی کا جو ذکر کیا ہے اس کا ثبوت حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پکی ہوئی غذائیں ہم لوگوں کو کم ہی دستیاب تھیں، تولیہ کا استعمال بھی نہیں تھا۔ بخاری کی روایت ہے۔

قد كنا زمان النبي صلى الله عليه وسلم لا نجد مثل ذلك الطعام الا قليلا فاذا نحن وجدناه لم يكن لنا مناديل الا أكفنا وسواعدنا واقدامنا ثم نصلي ولا نتوضأ[2]	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پکے ہوئے کھانے کم ہی ملا کرتے تھے جب اس طرح کا کھانا مل جاتا تو ہمارے پاس ہاتھ صاف کرنے کے لیے تولیے نہیں ہوتے تھے۔ ہمارے تولیے، ہمارے ہاتھ، ہمارے بازو اور ہمارے پیر تھے ہم ان ہی پر ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے، اس کے بعد نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

ہو سکتا ہے ابتدائی دور میں یہ کیفیت رہی ہو یا اس کا تعلق ایسی غذا سے ہو جس میں تولیہ کے استعمال کی ضرورت نہ پیش آئے، اس لیے کہ حضرت جابرؓ ہی کی بعض دوسری روایات میں تولیہ کا ذکر ملتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھاتے وقت لقمہ ہاتھ سے گر پڑے تو اسے صاف کر کے کھا لیا کرو۔ شیطان کے لیے اسے چھوڑ نہ دو۔

---

[1] احیاء علوم الدین: ۲/۳
[2] بخاری، کتاب الاطعمہ، باب المندیل۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ[1]

کوئی شخص اپنا ہاتھ رومال سے اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک کہ وہ اپنی انگلیوں کو منہ سے چوس نہ لے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

امام نووی اس موضوع سے متعلق احادیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ان سے بہت سی سنتوں کا ثبوت ملتا ہے

منہا جواز مسح الید بالمندیل لکن السنۃ ان یکون بعد لعقہا[2]

ایک بات یہ بھی نکلتی ہے کہ رومال سے ہاتھ پونچھنا اور صاف کرنا جائز ہے۔ لیکن سنت یہ ہے کہ یہ انگلیوں کو چوسنے کے بعد ہو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد صفائی کے لیے تولیہ کا استعمال ہوتا تھا، اس لیے اس کے جواز میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی کہ جوٹھی انگلیوں کو چوسنے کے بعد تولیہ سے انہیں صاف کیا جائے تاکہ انگلیوں میں لگا ہوا کھانا ضائع نہ ہو اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ اسی میں اللہ نے برکت رکھی ہو۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سنا ہوا ہاتھ تولیہ سے صاف کیا جائے تو اس سے تولیہ زیادہ گندہ ہو گا۔ یہ تہذیب اور صفائی کے خلاف ہے۔ بہر حال اس سے ہاتھ صاف کرنے کے لیے تولیہ یا کسی بھی جاذب چیز کے استعمال کا ثبوت ملتا ہے۔

مرغن اور چکنی غذاؤں کے استعمال کے بعد صرف تولیہ یا جاذب کے ذریعہ منہ ہاتھ پوری طرح صاف نہیں ہوتے، اس کے لیے پانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ میں چکنائی یا گوشت کی بو نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اس کے مضرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ان دونوں طرح کی حدیثوں کے پیش نظر قاضی عیاض کہتے ہیں کہ تولیہ سے ہاتھ صاف کرنے کا جن احادیث میں ذکر ہے ان کا تعلق ایسے کھانوں سے ہے جن کے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ضرورت نہیں پیش آتی (مرغن غذائیں اس میں نہیں آتیں)، جیسے اگر گوشت کے کھانے سے چکنائی لگ جاتی ہے یا ہاتھ میں اس کی بو رہ جاتی ہے، ایسی صورت میں ہاتھ دھونے کی ترغیب ہے اور کہا گیا ہے کہ اس میں غفلت اور کوتاہی سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ (بقیہ صـ ۶۳ پر)

---

[1] مسلم، کتاب الاشربہ، باب استحباب لعق الاصابع ومصہا قبل ان یمسح بالمندیل۔ بخاری وغیرہ میں اس کی ہم معنی روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے آئی ہے اس میں ہاتھ صاف کرنے کا تو ذکر ہے لیکن کا ذکر نہیں ہے البتہ امام بخاری نے عنوان میں مندیل کا لفظ استعمال کیا ہے، کتاب الاطعمہ، باب لعق صابع ومصہا قبل ان یمسح بالمندیل۔ یعنی تولیہ سے انگلیوں کو صاف کرنے سے پہلے انہیں چوس لیا جائے

[2] شرح مسلم ج ۵ جزو ۱۳ صـ ۲۰۴-۲۰۵)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزانہ ایک سیب کھائیے
کبھی معالج کے پاس نہ جائیے!

داناؤں کا یہ مشورہ درست، بشرطیکہ آپ کا معدہ بھی درست ہو اور سیب کو جزوِ بدن بنا سکے

ہاضمہ خراب ہو تو اچھی سے اچھی غذا بھی نظامِ ہضم پر بار بن جاتی ہے اور آپ قدرت کی عطا کردہ بہت سی نعمتوں سے صحیح طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔

اپنی صحت اور تندرستی کی خاطر کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیجیے۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھائیے۔ پُرخوری سے بچیے۔ مرچ مسالے دار پکوانوں سے پرہیز کیجیے۔ معدے اور آنتوں کے افعال پر منفی اثرات ڈالتے ہیں۔

اگر کسی وقت کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جائے تو نظامِ ہضم کی شکایات مثلاً بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، دردِ شکم اور کھانے سے بے رغبتی سے محفوظ رہنے کے لیے نئی کارمینا لیجیے۔ نئی کارمینا معدہ اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھتی ہے۔

نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے پُرتاثیر ہاضم ٹکیاں

نئی کارمینا

خوش ذائقہ — ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد

Adarts-CAR-1/90

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محفوظ قابلِ اعتماد مستعد بندرگاہ

بندرگاہ کراچی

جہازرانوں کی جنت

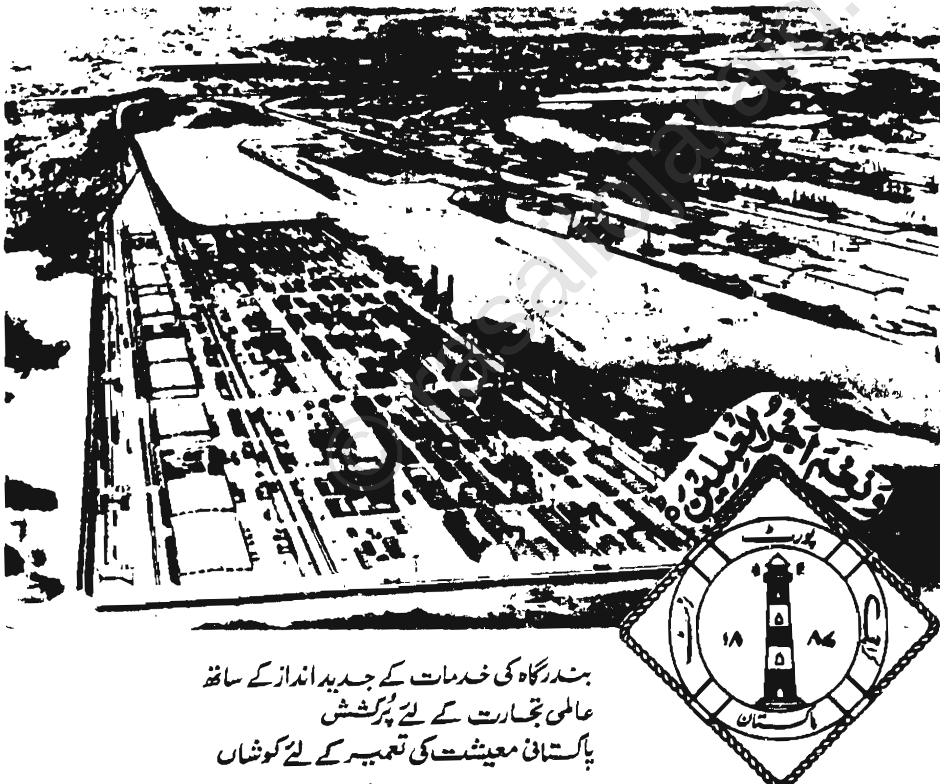

بندرگاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں

ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجینئرنگ میں کمالِ فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ ویں صدی کی جانب رواں

بمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندرگاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

KPT - 4 / 88. PID - Islamabad

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محدث کبیر قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق بانی و موسس دار العلوم
حقانیہ اکوڑہ خٹک کے علمی و عملی کمالات اور سیرت و سوانح پر مشتمل عظیم تاریخی دستاویز

شیخ الحدیث مولانا

ماہنامہ الحق کا عبدالحق رح نمبر

ایک عہد ایک تحریک اور ایک تاریخ

اس نمبر کے لکھنے والوں میں اکابر علماء دیوبند، اساتذہ علم و مشائخ کبار، معروف دینی مجلوں کے مدیر، ہفت روزوں اور اخبارات کے ایڈیٹر اور صحافی ملک و بیرون ملک کے عظیم سکالرز، محقق مصنفین و شیوخ حدیث، متعدد مورخین و ادباء، افغان عبوری حکومت کے سربراہ سمیت افغان جہاد کے تمام قائدین محاذ جنگ کے متعدد جرنیل، سابق اور موجودہ حکمرانوں کے اعتراف عظمت پر مبنی تقریریں اور تحریریں سیاست دانوں کا خراج عقیدت اور متعدد زعماء کے مفصل بیانات ۔ غرض اپنے موضوع اور جامعیت کے اعتبار سے ایک مثالی شاہکار بارہ سو صفحات پر مشتمل منظر عام پر آگیا ہے ۔

بہترین کتابت، عمدہ طباعت، مضبوط ڈائی دار سنہری جلدیں، ماہنامہ "الحق" کے مستقل قارئین اور مستقل بننے والے خریداروں کے لیے ۳۳ فی صد کی خصوصی رعایت۔

اصل قیمت ۴۵۰/- روپے

وی پی نہیں کیا جائے گا۔ پیشگی رقم بھیجنے والوں کو رجسٹرڈ پارسل کے ذریعہ بھیجا جا رہا ہے۔

ماہنامہ الحق دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

© rasailojaraid.com